# دل کی بات

وطن عزیز کی سب سے بڑی طاقت فوج ہے۔ ۵۷ء سے ۸۷ تک فوج نے بڑے ٹھاٹھ سے پاکستان پر راج کیا، پاکستان میں کچھ مدت کیلئے بھٹو نے فوج کو بریک کیا مگر فوج نے جلد ہی مزاج درست کر دیئے۔ حکمرانوں کو فوج نے لگام دی۔ سیاستدانوں کو سیدھی سمت چلنا سکھایا اور اپنی پسند کے شخص کو مقتدر بنایا یہ پاکستانی فوج کا ہی کمال ہے اس باکمال ادارے کا ایک باکمال انسان گزشتہ دنوں بڑے سلیقہ سے اپنے گھر چلا گیا اور تمام سیاسی جواریوں کی امیدوں پر پانی پھیر گیا مرزا اسلم بیگ نے بڑے سکون کے ساتھ سیاستدانوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور ان کی تمام پیش گوئیوں کو خاکستر کر دیا بھٹو جو فوج کو رسوا کرنے والا واحد پاکستانی حاکم تھا اسکی ہونہار بیٹی اپنے لاؤ لشکر سمیت بیچ چورا ہے کے پھٹی آنکھوں سے دیکھتی رہ گئی اور بالآخر نوابزادہ نصر اللہ خان کے آرش "ایشتاغ" میں ستانے چلی گئی۔ زندہ باد نصر اللہ خان زندہ باد۔ ہمارے موجودہ حکمران اور ماضی کے نیک و بد تمام حکمران اپنی دُہری شخصیت کی وجہ سے پاکستان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ اقتدار سے پہلے اسلام کا وظیفہ اور تسبیح بدست اور اقتدار کے بعد کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے۔ کا مکروہ منظر۔ جناب نواز شریف منصورہ تو سر کے بل بھی چلے گئے کہ قاضی حسین احمد صاحب نے سودا نقد چکانے کا فیصلہ سنا دیا مگر نواز شریف صاحب کو اللہ کے ہاں حاضری اور حضور علیہ السلام کو منہ دکھانے کے جذبہ نے اپنی ترجیحات بدلنے پر آمادہ نہ کیا! یہاں تک کہ ان کی "عقیدتوں" کے مرکز تجلیات داتا گنج کی قبر دھلا پانی بھی ان کے دل کو غسل "طہارت" نہ دے سکا، شالا کسی دل پر مہر نہ لگ جائے!

علما کرام! آپ ۵۵ء سے سیاست کی تنگنائے میں ڈبکیاں لے رہے ہیں۔

ترا چہ حاصلے؟ کشت خرابے

والاحال ہے آپ نے نواز شریف کے چاروں طرف گھیرا ڈالا ہوتا اور اتفاق و اتحاد کی بیرونی فضا ساز گار اور مضبوط کی ہوتی تو نواز شریف کیلئے کہیں جائے مفر نہ ہوتی اے کاش آپ بار بار کی ہزیمت سے کوئی سبق حاصل کرتے اور اپنا قبلہ درست کرتے

روس

برطانیہ کے سرمایہ دارانہ نظام میں رہتے ہوئے معاشی انقلاب کا خواب دیکھنے والا یہودی مفکر اگر آج زندہ ہوتا تو اپنے ناخلف فرزندوں کے کارناموں پر چار حرف بھیجتے ہوئے اپنا منہ نوچ لیتا جس اقتصادی و معاشی پریشانیوں اور بدحالیوں کا حل اس یہودی فرزند نے کمیونزم میں تلاش کیا تھا اور پوری دنیا کو یہ باور کرا دیا تھا کہ قوموں کی ترقی "عقیدہ و عمل" میں مضمر نہیں بلکہ معاش و اقتصاد کے اس فلسفے میں پوشیدہ ہے جو اس نے ایجاد کیا ہے۔ ہر چند کہ ایک زمانہ اس کا معترف ہوا لیکن نظام سرمایہ داری کے یہودی ماہرین نے کمیونزم کے نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ آزاد یہودیت نے پابند یہودیت کو شکست فاش دیدی۔ گورباچوف کے اصلاحی نظام اور آزادی کے نعرہ نے روس میں نظام سرمایہ داری کو فاتح بنا دیا۔ کمیونزم کی گھٹن نے بغاوت کی اب یہ صورت اختیار کر لی ہے کہ روس میں تقریباً روزانہ ایک ریاست کے آزاد ہونے کی اطلاعات آرہی ہیں۔ باغیوں نے کمیونزم کے بانیوں کے مجسموں کو روند ڈالا اور اشتراکی انقلاب کی تمام یادوں کو مٹا ڈالا وہ شدت جو انقلاب روس ۱۹۱۷ء میں تھی اس سے کہیں زیادہ شدت اب پھر انقلاب روس ۱۹۹۱ء میں ہے۔

تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاس (القران الحکیم)

کائنات کا وجود اور اس میں ہونے والے تمام تغیرات اللہ کی طرف سے ہیں مادی تعبیر کرنے والوں کو اب ہتھیار ڈال دینے چاہئیں۔ کس طرح ایک متکبر و مغرور و نخوت و تمکنت کا پیکر یہودی اشتراکی یورپین ممالک اور امریکہ کے سامنے

معاش کی بھیک مانگتا پھرتا ہے۔ کس نمی پرسد کہ بھیا کیستی" جبکہ دنیا بھر کے جدید ترین مادی وسائل سے بھی روس مالامال ہے۔ مگر بدحال ہے۔ روس کی زبوں حالی میں جہاں داخلی طور پر کمیونزم کے بد ترین جبر کو بنیادی درجہ حاصل ہے۔ وہاں خارجی طور پر امریکہ کی بین الاقوامی خارجہ پالیسیوں کا بھی بہت بڑا دخل عمل ہے۔ نہر سویز، جنگ رمضان سے لیکر خلیج کی جنگ تک ۳۶ برس کی امریکی حکمت عملی کا نتیجہ ہے کہ روس اپنے اندر ہی سمٹ کر رہ گیا جس سے اسکی معیشت پر تباہ کن اثرات مرتب ہوئے معاشی جکڑ بندیوں میں لوگ پہلے ہی گھرے ہوئے تھے۔ اور تنگ آ چکے تھے۔ رہی سہی کسر بیرونی سیاسی وفوجی شکستوں نے پوری کر دی اور سب سے بڑی اور آخری چوٹ جو رشیا پر پڑی وہ جہاد افغانستان ہے اور غالباً یہ پہلی جنگ ہے جو روسیوں نے تنہا لڑی اور یہیں ڈھیر ہو گئے۔ نہ صرف یہ کہ روسیوں نے افغانستان میں ذلت اٹھائی بلکہ اندرون ملک ان کی مفروضہ معاشیات کا تانا بانا بکھر کے رہ گیا

اور کمیونزم کے تمام تصورات اور عمارتیں دھڑام سے زمیں بوس ہو گئیں۔ جدید انقلاب روس سے مسلم لیگی حکمرانوں کو سب سے زیادہ عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور انہیں سوچنا چاہیئے کہ وہ کب تک قائد اعظم کا چھاتہ لئے اور مسلم لیگ کا ناطہ لئے اللہ اور اسکے رسول اور مسلم امہ کو دھوکہ دیتے رہیں گے۔ عقائد اور نظریات سے روگرانی کرنے والوں کا وہی حشر ہوتا ہے جو روس میں ہوا۔ جلد یا بدیر۔

## جماعت اسلامی کے پچاس برس

جناب سید ابوالاعلی مودودی نے دلّی دکن سے ہوتے ہوئے پٹھانکوٹ کی راہ لی دارالاسلام قائم کیا مٹھی بھر متوسلین سے کام کا آغاز کیا ترقیوں نے اس کے قدم چومے ہندوستان تقسیم ہوا سید صاحب نے لاہور مرکز بنایا دعوت و ارشاد کا عمل سریع النفوذ نہ ہوتا دیکھ کر سیاسیات کی راہ اپنائی اور یہ سمجھا کہ یوں دین طاقتور ہو گا مگر حسرتوں کا صحرا سینے میں لئے اللہ کو پیارے ہو گئے زندگی کے آخری برس صحابہ کے خلاف لکھی گئی جمہوری کتاب خلافت وملوکیت کے سبب بڑی حسرت و یاس

کے تھے میاں طفیل محمد صاحب نے ڈوبتی کشتی کو سہارا دینا چاہا مگر بوجوہ کامیاب نہ ہو سکے۔ قاضی حسین احمد صاحب نے دعوت و ارشاد کے کاشانے پر جماعت اسلامی کی عوامی مقبولیت کا علم لہرایا اور بڑی چابکدستی سے سید صاحب مرحوم کے خواب کو شرمندہ تعمیر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو گئے آج کل جماعت اسلامی اقتدار کی ایک مضبوط حلیف جماعت ہے۔ جو عوامیت کے ذریعے اسلام کو برسر اقتدار لانا چاہتی۔

مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِہِ النَّدَامَۃ

جس نے آزمائے ہوئے کو آزمایا ندامت ہی اٹھائی۔


مدرسہ معمورہ ملتان کے شعبہ تعلیم النساء

# بستانِ عائشہؓ

# کے

درجہ حفظ قرآن میں

# داخلہ جاری ہے

رابطہ کے لئے: بُستانِ عائشہؓ

دارِ بنی ہاشم۔ مہربان کالونی ملتان

فون: ۵۱۱۳۵۶-۷۲۸۱۳